اولیائے کرام

کے پاکیزہ اوصاف

20-December-2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف   (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثواب مِلتا رہے گا۔ **یادر کھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں ،اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر دن بھر میں پچاس (50) بار درودِ پاک پڑھے گا قیامت کے دن میں اس سے مصافحہ کروں گا (یعنی ہاتھ مِلاؤں گا)۔ (القربۃ، ابن بشکوال، ص ۹۱، حدیث: ۹۰)

پڑھتا رہوں کثرت سے درود اُن پہ سدا میں   اور ذِکر کا بھی شوق پئے غوث و رضا دے

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۱۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خَاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثَواب نہیں مِلتا۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گا۔ ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا۔ ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لئے جگہ کُشادہ کروں گا ۔ ☆ دَھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا۔ ☆ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا۔ ☆ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ماہِ رَبِیْعُ الآخِر، ماہِ فاخِر، ماہِ عبد القادِر جاری ہے۔ اس مہینے کی گیارہویں تاریخ کو قُطبِ ربّانی، غوثِ صَمدانی، قِنْدیلِ نُورانی، شہبازِ لامکانی حضرتِ سَیِّدُنا شیخ عبدُ القادر جیلانی رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ سے بڑی خاص نسبت ہے، اس لیے دنیا بھر میں عاشقانِ غوثُ الاعظم بڑی گیارہویں شریف بڑی دُھوم دھام سے مناتے ہیں۔ اسی مناسبت سے ہم آج کے بیان میں غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ

---

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

اور دِیگر چند اولیائے کرام کے پاکیزہ اوصاف کا ذکر سنیں گے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ اللہ پاک کے نیک بندے خوفِ خدا، کثرتِ عبادت، جذبۂ اصلاحِ اُمت، خیر خواہیِ اُمّت، فکرِ آخرت، حُسنِ اَخلاق، زُہدو تقویٰ، عاجزی و انکساری، اتباعِ شریعت، عفُو و درگزر، صبر و شکر، محبتِ الٰہی، محاسبۂ نفس اور مخالفتِ شیطان سمیت کئی اوصافِ حمیدہ (یعنی نیک اور قابلِ تعریف اوصاف) کے پیکر ہوتے ہیں، حصولِ برکت کیلئے آج ہم غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر نیک بندوں سے متعلق 3 صفات کا ذکرِ خیر سنیں گے۔ سب سے پہلے **عبادت و ریاضت** سے متعلق سنیں گے، ہمارے غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ **کس قدر عبادت گزار تھے**، اس کے کچھ واقعات سننے کے ساتھ دیگر اولیائے کرام کی **عبادت و ریاضت** سے متعلق بھی سنیں گے۔ ضمناً عبادتِ الٰہی کی اہمیت اور اس کے فوائد سے متعلق کچھ مدنی پھول بھی سننے کی سعادت پائیں گے۔ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور دیگر اولیائے کرام میں پائے جانے والے ایک اور نیک وصف یعنی **"خوفِ خدا"** سے متعلق بھی کچھ واقعات بیان کئے جائیں گے۔ ساتھ ہی خوفِ خدا کی اہمیت (Importance) اور اس کے فوائد بھی ذکر کئے جائیں گے۔ اس کے بعد علمِ دین کی اہمیت اور بزرگانِ دِین کے بچپن ہی سے علمِ دین سیکھنے کے کچھ واقعات بھی پیش کئے جائیں گے۔

اللہ کرے کہ دِلجمعی کے ساتھ ہم اوّل تا آخر اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ بیان سُننے کی سعادت حاصل کریں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوث پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور کثرتِ عبادت

حضرت شیخ محمد بن اَبُوالْفَتح ھَرَوِی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں کچھ راتیں حضور غوثِ پاک رَحمَۃُ

اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں رہا۔ ان راتوں میں آپ کا یہ معمول میں نے دیکھا کہ تہائی رات تک نفل پڑھتے اور پھر ذِکرُو اَذکار میں مصروف ہو جاتے، پھر کچھ اوراد و وظائف پڑھتے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کبھی آپ کا جسم کمزور (Weak) ہو جاتا، کبھی صحت مند، کسی وقت میری نگاہوں سے غائب ہو جاتے، پھر تھوڑی دیر بعد آجاتے اور قرآنِ کریم پڑھتے، یہاں تک کہ رات کا دوسرا حصہ گزر جاتا، سجدے بہت طویل کرتے، اپنے چہرے کو زمین پر رکھتے، تہجد ادا فرماتے اور مُراقبہ و مُشاہدہ میں طلوعِ فجر تک بیٹھے رہتے، پھر نہایت عجز و نیاز اور خشوع سے دعا مانگتے، اس وقت آپ کو ایسا نُور ڈھانپ لیتا کہ نظروں سے غائب ہو جاتے، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے درِ دولت سے باہر نکلتے۔ (بھجۃ الاسرار، ص ۱۶۴ ملخصاً)

ایک اور روایت میں خود غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنی عبادت و ریاضت کے معمولات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: میں پچیس (25) سالوں تک تنہا بیابانوں اور ویرانوں میں ریاضت کرتا رہا اور پندرہ (15) سال تک میں نے عشاء اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ختمِ قرآن کرتا، اس حال میں کہ میں ایک پاؤں پہ کھڑا رہتا۔ ایک رات سیڑھی پر چڑھتے ہوئے میرے نفس نے مجھ سے کہا: تم ایک گھڑی بھی آرام نہیں کرتے؟ تو میں نے نفس کی یہ بات اپنے لیے خطرہ سمجھتے ہوئے یہ کیا کہ ایک پاؤں پہ کھڑا ہو گیا اور قرآنِ پاک پڑھنا شروع کر دیا اور تب تک ایسے ہی کھڑا رہا جب تک کہ قرآنِ پاک ختم نہ ہو گیا۔ (نزھۃ الخاطر الفاتر: ۵۰)

مرتبہ یوں ترا خالق نے بڑھایا یاغوث
اولیاء کا تجھے سُلطان بنایا یاغوث
میں نکمّا تو کسی کام کے قابل ہی نہ تھا
مجھ سے بے کار کو تم نے ہی نِبھایا یاغوث

قابلِ رَشک ہے واللہ وہ قسمت والا
تُو نے کُتا جسے اپنا ہے بنایا یاغوث
آفتوں میں ہوں گِرِفتار، مدد کو آؤ!
آہ! دنیا کے غُموں نے ہے ستایا یاغوث
(وسائلِ بخشش، ص ۵۴۰،۵۴۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی شان

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُبْحٰنَ اللّٰہ! سنا آپ نے ہمارے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کیسے عبادت گزار تھے، عبادت سے محبت کا عالم یہ تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے رات کو مختلف حصوں میں تقسیم کیا ہوا تھا، رات کے کسی حصے میں ذکر واذکار کرتے، کسی حصے میں نوافل ادا کرتے، کبھی لمبے لمبے سجدے کرتے تو کبھی غور و فکر میں مصروف ہو جاتے، کسی وقت تلاوتِ قرآن کرتے تو کبھی عجز و انکساری کے ساتھ دعائیں مانگنے میں مشغول ہو جاتے۔ ساری رات یہی سلسلہ رہتا۔ اور یہ آپ ہی کی شان ہے کہ کئی کئی سالوں تک جنگلوں اور ویرانوں میں عبادت کرتے رہے، اور 15 سال تک عشا کی نماز اس طرح ادا کی کہ اس کے بعد ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر ختمِ قرآن کرتے۔ اور یہ بھی آپ ہی کی شان ہے کہ چالیس (40) سال (Forty years) تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا فرمائی اور آپ کا معمول تھا کہ جب بے وضو ہوتے تو فوراً وضو فرماتے اور دو رکعت نماز نفل پڑھا کرتے۔ (بهجة الاسرار، ذكر طريقه، ص ۱٦٤ ملخصاً)

غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اور ہمارا کردار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غور کیجئے ایک طرف تو ہمارے سامنے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی مقدس حیات ہے جبکہ دوسری طرف ہم اپنے حال پر بھی نظر کریں۔☆غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا معمول تھا کہ دن اور رات عبادت میں گزارا کرتے جبکہ ہم اپنی زندگیاں نہ جانے کن کن فُضول کاموں میں برباد کررہے ہیں، ☆غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بہت بڑے ولی اللہ ہونے کے باوجود آخری عمر تک عبادت کرنے اور نیکیاں کمانے میں مصروف رہے، جبکہ ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی ساری زندگی غفلت میں گُزار کر بُڑھاپے میں بھی نیکیوں کی طرف مائل نہیں ہوتے، ☆غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نماز کے بہت پابند تھے جبکہ ہم میں سے کچھ تو مہینوں مَساجد کا منہ نہیں دیکھتے، بعض عید کی نماز کیلئے سال میں ایک بار ہی نہایت اِہتمام کے ساتھ مسجد کا رُخ کرتو لیتے ہیں لیکن بعض اس سعادت سے بھی محروم نظر آتے ہیں۔ ☆غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ساری زندگی اپنے نانا جان، رحمتِ عالمیان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی سُنّتوں کی اتباع میں گزاری جبکہ ہم فیشن کے مَتوالے دنیا کی رنگینیوں کے مَستانے ہیں۔ الغرض! ہمارا حال یہ ہوگیا ہے کہ ہم نے زندگی کو کھیل کُود سمجھ لیا ہے اور اپنے اسلاف کے طریقے سے بہت دور ہو گئے ہیں، ہمیں چاہیے کہ آج میسر آنے والی ان چند سانسوں کو غنیمت جانیں اور خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر عبادت میں زندگی گزاریں۔ یہاں یہ اہم بات بھی پیشِ نظر ہو کہ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نماز پڑھتے تو درست نماز پڑھتے، آپ قرآنِ کریم پڑھتے یا ذکر واذکار فرماتے تو وہ درست تلفظ کے ساتھ، آپ کے غاروں میں عبادت کرنے سے کسی کا حق ضائع نہیں ہوتا تھا جبکہ اگر ہم اس طرح کے واقعات سنتے ہیں تو نوافل و تلاوت کے شوق میں اضافہ تو پاتے ہیں، مگر ان کی درستی کا ذوق نہیں ہوتا جو کہ بہت ضروری ہے اور انفرادی عبادات میں گھر والوں کے حقوق کی رعایت بلکہ دیگر مسلمانوں کے حقوق کی رعایت بھی ضروری ہے۔ یہ نہ ہو کہ رات دیر تک (Full Echo Sound) میں نعت خوانی ہو رہی ہے، محلے والے اُونچی آواز کی وجہ

سے تکلیف میں ہیں اور گھر والے آپ کے انتظار کی وجہ سے تشویش میں مُبتلا ہیں۔

عبادتِ الٰہی کی برکتیں

یاد رکھئے! **اللہ پاک کی کثرت سے عبادت کرنا** انبیائے کرام عَلَیۡہِمُ السَّلَام کا شیوہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** اولیائے کرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کا طریقہ ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دل میں محبتِ الٰہی کے پیدا ہونے کا سبب (Cause) ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** قربِ الٰہی پانے کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** گناہوں کے مرض سے شفا پانے کا ذریعہ ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** روح کی تازگی کا باعث ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** دلوں کے اطمینان کا باعث ہے۔ **اللہ پاک کی عبادت کرنا** شریعت کو مطلوب ہے، **اللہ پاک کی عبادت کرنا** ہر بندۂ مومن پر حق ہے اور **اللہ پاک کی عبادت کرنا** انسان کے پیدا کرنے کا مقصد ہے۔

جیسا کہ پارہ 27 سُوۡرَۃُ الذّٰرِیٰت آیت نمبر 56 میں اللہ پاک انسان کے مقصدِ حیات کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَ الۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ ﴿۵۶﴾

(پ۲۷، الذّٰرِیٰت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جِنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

اسی طرح پارہ 3 سورۂ اٰلِ عمران کی آیت نمبر 51 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیۡ وَ رَبُّکُمۡ فَاعۡبُدُوۡہُ ؕ

(پ۳، آل عمران: ۵۱)

تَرجَمۂ کنزالایمان: بے شک میرا تمہارا سب کا رب اللہ ہے تو اسی کو پُوجو۔

جبکہ پارہ 1 سورۃُ البقرہ کی آیت نمبر 21 میں ارشاد ہوتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَۙ(۲۱) (پ۱،البقرہ: ۲۱)

تَرجَمۂ کنز الایمان: اے لوگو! اپنے ربّ کو پُوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیز گاری ملے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان آیاتِ مبارکہ میں عبادت کا واضح بیان ہے اور ایک آیت میں یہ بھی بیان کیا گیا کہ انسانوں اور جِنّوں کو **اللہ پاک کی عبادت** کے لئے پیدا کیا گیا ہے اور جب ہمارے خالق و مالک اللہ کریم نے ہمیں ہماری تخلیق کا مقصد (Purpose) بتادیا ہے تو اب ہم پر بھی لازم ہے کہ ہم اس مقصد کو پانے میں مصروف ہوجائیں اور خوب خوب اللہ پاک کی عبادت کریں اور یہ بات بھی واضح ہے کہ جہاں عبادت کرنے کا حکم ہے، وہاں عبادت کس طرح کرنی ہے، اس کی رہنمائی بھی فرمائی گئی، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم عبادت کرنے کے طریقے سیکھیں اور اس کے مطابق عبادت بجالائیں۔ مثلاً نمازِ نفل پڑھنی ہے یا فرض نماز پڑھنی ہے، تب بھی اس کے حقوق ادا کرنے ہوں گے۔ تلاوتِ قرآن کے ذریعے عبادت کرنی ہے تو قرآنِ کریم دُرست پڑھنا سیکھنا ہوگا، **فرض حج** ادا کرنا ہے تو حج کے ضروری مسائل واحکام سیکھنے ہوں گے، **زکوٰۃ فرض** ہونے کی صورت میں زکوٰۃ کے مسائل سیکھنے ہوں گے۔

اگر ہم بزرگانِ دِین کی سیرت کا مطالعہ کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ☆اللہ پاک کے تمام نیک بندے عبادت و ریاضت کے شیدائی ہوتے تھے، ☆ان کے شب و روز عبادت و بندگی میں بسر ہوتے، ☆ہر وقت یادِ الٰہی میں اپنا وقت گزارنا ان کا محبوب ترین مشغلہ ہوتا۔ اولیاءِ کرام کی سیرت میں **حصولِ علم اور عبادت** دونوں پہلو نمایاں ملیں گے۔

آیئے! ذوقِ عبادت بڑھانے اور بزرگوں کے نقشِ قدم پر چلنے کی نیت سے اولیائے کرام رَحمَۃُ

اللہ عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن کی کثرتِ عبادت کے 3 واقعات سنتے ہیں۔ چنانچہ

رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ

(1) منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا حبیب نجّار رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہ رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے اور افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ بھی دوسروں میں تقسیم فرما دیتے اور خود ساری رات بُھوکے ہی قیام میں گزار دیتے۔ جب صبح قریب ہونے لگتی تو عاجزی وانکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں عرض (دعا) کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گُنہگار اور بیمار بندہ تیرے بابِ کرم پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ (Refuge) کا طلب گار ہے۔ (الروض الفائق، باب فی النزیہ وذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصاً)

راتیں زاری کر کر روندے، نیند اَکھیں دی دھوندے
فجریں اَو گنہار کہاندے، سب تھیں نِیویں ہوندے

مختصر وضاحت: یعنی اولیائے کرام ایسے نیک بندے ہیں جن کی راتیں گِریہ وزاری کرتے گزرتی ہیں جس کے سبب ان کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں، اس کے باوُجُود جب صبح ہوتی ہے تو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو سب سے بڑھ کر گنہگار تصوُّر کرتے ہیں۔ (میں سدھرنا چاہتا ہوں، ص۹)

بغیر چراغ کے گھر روشن رہتا!

(2) اپنے زمانے کی ولیّہ حضرت حَفصہ بنتِ سیرین رَحۡمَۃُ اللہ عَلَیۡہا جو کہ خوابوں کا علم رکھنے والے بہت بڑے عالم اور امام حضرت محمد بن سیرین رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی بہن ہیں، یہ شہر بصرہ کی انتہائی عبادت گزار خاتون تھیں، آپ ساری رات نماز پڑھتے ہوئے گزار دیتیں اور نماز میں آدھا قرآنِ پاک

تلاوت فرماتیں۔ بسا اوقات اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر اتنی دیر نماز میں کھڑی رہتیں کہ آپ کا چَراغ (Lamp) بجھ جاتا، لیکن آپ کیلئے صُبح تک (چراغ کی روشنی کے بغیر) گھر روشن رہتا۔ (روح البیان، ۲۴۲/۶ الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴)

عِبادت میں گُزرے مِری زِندگانی کرم ہو کرم یاخدا! یااِلٰہی!
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ گناہوں سے ہر دم بچا یااِلٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اے نفس تُو کتنا سوئے گا؟

(3) مشہور ولیّہ حضرتِ رَابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کی وفات تک یہ عادت رہی کہ ساری رات نماز پڑھتی رہتیں اور جب فجر کا وقت قریب ہوتا تو تھوڑی دیر کے لئے سو جاتیں، پھر بیدار ہو کر کہتیں: اے نفس! تم کتنا سوؤ گے اور کتنا جاگو گے، عنقریب تم ایسی نیند سو جاؤ گے کہ اس کے بعد قیامت کی صبح کو ہی بیدار ہو گے۔ (روح البیان، ۲۴۲/۶ الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴)

جاگنا ہے جاگ لے اَفلاک کے سائے تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سائے تلے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

خوفِ خدا کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے اولیائے کرام اوراللہ پاک کی نیک بندیوں کے واقعات سُنے کہ یہ کتنی عبادت کرتے، مناجات (دُعا) کرتے اور ساری ساری رات اللہ پاک کا ذکر کرتے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے، الغرض زندگی بھر عبادت و ریاضت میں مصروف رہتے تھے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ یہ لوگ اللہ پاک سے بہت ڈرتے تھے اور خوفِ خدا کے پیکر ہوتے تھے۔ یقیناً "خوفِ خُدا" ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ ہماری اُخْرَوِی نَجات کے لئے خوفِ خدا بڑی اَہمیّت کا حامل ہے، کیونکہ عبادات کی بَجا آوری اور ممنوع چیزوں سے باز رہنے کا عظیم ذَرِیعہ خوفِ خدا ہی ہے۔

نبیِّ اکرم، نُورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: "رَاْسُ الْحِکْمَۃِ مَخَافَۃُ اللہِ" یعنی حکمت کا سَرچشمہ اللہ پاک کا خوف ہے۔ (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۴۷۱، حدیث: ۷۴۴) جبکہ اللہ پاک خود پارہ 4 سورۂ اٰلِ عمران آیت نمبر 175 میں اِرْشاد فرماتا ہے:

وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۷۵﴾ (پ۴، اٰلِ عمرٰن: ۱۷۵)

تَرْجَمۂ کنز الایمان: اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔

معلوم ہوا کہ **خوفِ خدا** بندۂ مؤمن کے ایمان کی نشانی ہے۔ آیئے سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے خوفِ خدا کا ایک ایمان افروز واقعہ سنتے ہیں:

غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا خوفِ خدا

حضرت سَیِّدُنا شیخ سَعدِی شِیرازِی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مسجدُ الحرام میں کچھ لوگ کعبۃُ اللہ شریف کے قریب عبادت میں مصروف تھے۔ اچانک اُنہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ دیوارِ کعبہ سے لپٹ کر زار و قطار رو رہا ہے اور اس کے لبوں پر یہ دُعا جاری ہے: اے اللہ پاک! اگر میرے اعمال تیری بارگاہ کے لائق نہیں ہیں تو بروزِ قیامت مجھے اندھا (Blind) اُٹھانا۔ لوگوں کو یہ عجیب وغریب دُعا

سُن کر بڑا تَعَجُّب ہوا، چُنانچہ اُنہوں نے دُعا مانگنے والے سے پوچھا، اے شیخ! ہم تو قیامت میں عافیت کے طلب گار ہیں اور آپ اندھا اُٹھائے جانے کی دُعا فرما رہے ہیں، اس میں کیا راز ہے؟ اس شخص نے روتے ہوئے جواب دیا: مطلب یہ ہے کہ اگر میرے اعمال اللہ پاک کی بارگاہ کے لائق نہیں تو میں قیامت میں اس لئے اندھا اٹھایا جانا پسند کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ وہ لوگ اس عارفانہ جواب کو سُن کر بے حد متأثر ہوئے، لیکن اپنے مُخاطب کو پہچانتے نہ تھے، اس لئے پوچھا: اے شیخ! آپ کون ہیں؟ جواب ملا: میں عبدُ القادر جیلانی ہوں۔ (خوفِ خدا، ص۱۱۹)

مِرے اشک بہتے رہیں کاش ہر دم ترے خوف سے یاخدا! یاالٰہی!

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی!

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا جذبۂ خوفِ خدا مرحبا۔ اے کاش کہ غوثِ پاک کے صدقے ہمیں بھی خوفِ خدا نصیب ہو جائے۔

یاد رکھئے! **خوفِ خدا** بہت بڑی نعمت ہے، جسے یہ نعمت نصیب ہو جائے اس کی دنیا بھی اچھی ہوتی ہے اور اس کی آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ کیونکہ جب انسان میں خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے تو اس کا گناہوں سے بچنا اور نیکیاں کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ **خوفِ خدا** نیکیوں کی رغبت پیدا کرنے کا بہترین نسخہ ہے، **خوفِ خدا** گناہوں سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ **خوفِ خدا** ایمان کی مضبوطی کی علامت (Sign) ہے، **خوفِ خدا** اللہ پاک کی معرفت و قُربت کا ذریعہ ہے۔ **خوفِ خدا** شریعت کا پاسدار بنانے والا ہے۔ **خوفِ خدا** انسان کے ظاہر کو سنوارنے والا ہے، **خوفِ خدا** انسان کے باطن کا نگہبان ہے، **خوفِ خدا** حقوق العباد (یعنی

بندوں کے حقوق) کی ادائیگی کا محافظ ہے، **خوفِ خدا** حقوقِ الٰہی کی ادائیگی کا بھی ضامن ہے، **خوفِ خدا** سے قبر میں بھی اُجالے ہوں گے اور **خوفِ خدا** محشر کی پریشانیوں سے بھی بچائے گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

الغرض! یہ ایک ایسی صفت ہے جو بندے میں کئی نیک خوبیوں اور اچھی عادتوں کے پیدا ہونے کا سبب ہے۔

آیئے یہ بھی سنتے ہیں کہ خوفِ خدا کا معنیٰ کیا ہے چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابُو بلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی مایۂ ناز تالیف **"کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب"** صفحہ 26 پر فرماتے ہیں: **"خوفِ خدا"** سے مراد یہ ہے کہ اللہ پاک کی خفیہ تدبیر، اس کی بے نیازی، اُس کی ناراضی، اس کی گِرِفت (پکڑ)، اس کی طرف سے دیئے جانے والے عذابوں، اس کے غضب اور اس کے نتیجے میں **ایمان کی بربادی** وغیرہ سے خوف زدہ رہنے کا نام **"خوفِ خدا"** ہے۔

یہ نیک صفت بھی اولیائے کرام کی زندگیوں کا لازمی (Compulsory) جز ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ اولیائے کرام کی زندگی علم و عمل کا مجموعہ ہوتی ہے اور علم خوفِ خدا کے حصول کا ذریعہ ہے اور علم اللہ پاک کی معرفت کا ذریعہ ہے اور جب معرفتِ الٰہی زیادہ ہوگی تو بندہ عمل کی طرف بھی زیادہ راغب ہوتا ہے۔ خود سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ باوجود بہت بڑے عالم و عابد ہونے کے خوفِ خدا میں اپنی مثال آپ تھے۔ اس کے ساتھ ہمارے دیگر اسلاف بھی خوفِ خدا رکھنے والے ہوتے تھے۔

منقول ہے کہ حضرت سَیِّدُنا یحییٰ بن عبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت ہی بارُعب شیخ الحدیث تھے، لیکن آپ پر خوفِ خدا کا بڑا غلبہ تھا۔ آپ دن رات روتے رہتے یہاں تک کہ آپ کی آنکھوں میں ہمیشہ آشوبِ چشم (آنکھ دُکھنے کی وجہ سے جو سُرخی ہو، اُس) جیسی سرخی رہتی تھی۔ یہ دیکھ کر بعض لوگوں نے عرض کی: "حضور! آپ کی

آنکھوں کا علاج یہی ہے کہ آپ رونا چھوڑ دیں۔" تو آپ نے فرمایا: "اگر یہ آنکھیں اللہ پاک کے خوف سے رونا چھوڑ دیں تو پھر ان میں کون سی بھلائی باقی رہ جائے گی؟" (اولیائے رجال الحدیث ص۲۵۷ از خوفِ خدا، ص۷۲)

حضرت علی بن بکّار بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بہت بڑے محدث اور زہد و تقویٰ سے متصف بزرگ تھے۔ آپ کے دل پر خوفِ خدا کا اتنا غلبہ تھا کہ دن رات روتے رہتے حتیٰ کہ آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ (اولیائے رجال الحدیث ص۱۹۶، خوفِ خدا، ص۷۳)

حضرت سَیِّدُنا ابو بشر صالح مُرّی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بڑے نامور محدث تھے۔ آپ بہت ہی سحر بیان واعظ بھی تھے۔ وعظ کے دوران خود ان کی یہ کیفیت ہوتی تھی کہ خوفِ الٰہی سے کانپتے اور لرزتے رہتے اور اس قدر پھُوٹ پھُوٹ کر روتے جیسے کوئی عورت اپنے اکلوتے بچے کے مر جانے پر روتی ہے۔ کبھی کبھی تو شدتِ گریہ اور بدن کے لرزنے سے آپ کے اعضاء کے جوڑ اپنی جگہ سے ہِل جاتے تھے اور آپ کے بیان کا سننے والوں پر ایسا اثر ہوتا کہ بعض لوگ تڑپ تڑپ کر بے ہوش ہو جاتے اور بعض انتقال کر جاتے۔ آپ کے خوفِ خدا کا یہ عالم تھا کہ اگر کسی قبر کو دیکھ لیتے تو دو دو، تین تین دن مبہوت و خاموش رہتے اور کھانا پینا چھوڑ دیتے۔ (اولیائے رجال الحدیث ص۱۵۱، خوفِ خدا، ص۷۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اولیائے کرام کا جذبۂ خوفِ خدا مرحبا! اے کاش ان کے صدقے ہمیں بھی یہ عظیم نعمت نصیب ہو جائے۔ افسوس! آج خوفِ خدا سے خالی مسلمانوں کی ایک تعداد ہے جو دنیا کی مستیوں میں ایسی غرق ہوئی ہے کہ نہ تو گناہوں سے بچتی نظر آتی ہے اور نہ ہی ایمان کے تقاضوں کو پورا کرتی دکھائی دیتی ہے۔ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو ایمان کی سلامتی کی فکر کو بظاہر فراموش کرتی نظر آ رہی ہے، ایسوں کے لیے مقامِ عبرت ہے کہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ عُلمائے

کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: جس کو (زندگی میں) سلبِ ایمان (ایمان چھن جانے) کا خوف نہ ہو، نزع کے وقت اس کا ایمان سلب ہو جانے (یعنی چھن جانے) کا شدید خطرہ ہے۔ اسی وجہ سے تو اللہ پاک نے ہمیں اپنے خوف سے ڈرتے رہنے اور آخری دم تک اسلام پر ثابت قدم رہنے کی تاکید فرماتے ہوئے پارہ 4 سُوْرَۂ آلِ عِمْران کی آیت نمبر 102 میں ارشاد فرمایا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾

(پ۴، آل عمران: ۱۰۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے اور ہرگز نہ مرنا مگر مسلمان۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے **بُزرگانِ دین** اللہ پاک کے خوف سے رونے والے تھے، ہمارے **بُزرگانِ دین** نیک اعمال کی کثرت کے باوجود بھی توبہ و اِستِغْفَار کرنے والے تھے، ہمارے **بُزرگانِ دین** فکرِ آخرت کے لئے بے چین رہنے والے تھے، ہمارے **بُزرگانِ دین** قبر و حشر کے خوف سے لرزنے والے تھے، جیسا اللہ پاک سے ڈرنے کا حق ہے ہمارے **بُزرگانِ دین** اللہ پاک سے اسی طرح ڈرنے والے تھے، ہمارے **بُزرگانِ دین** اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ہمیشہ خوف زدہ رہنے والے تھے اور ہمارے **بُزرگانِ دین** اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھن رکھنے والے تھے، بِلا شبہ یہ لوگ ایمان کے حقیقی معنوں میں قدردان تھے، انہیں اپنے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اس فرمان "اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْم" **اعمال کا دار و مدار خاتمے پر ہے۔** (بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتیم، ۴/۲۷۴، حدیث: ۶۶۰۷) پر پورا پورا یقین تھا جبھی ان کے شب و روز صرف اسی فکر میں بسر ہوتے کہ کہیں ہمارا ایمان ہم سے چھین نہ لیا جائے، ہمیں چاہیے کہ فانی دُنیا کے دھوکے میں مُبتلا رہنے اور اپنا قیمتی وقت فضولیات، ناجائز و حرام کاموں میں برباد کرنے کے بجائے **ایمان کی حفاظت** کیلئے کوشاں رہیں، اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے توبہ و

اِستِغفار کریں اوراپنے ظاہر وباطن کو گُناہوں سے پاک رکھیں،اچھی صحبت اپنائیں، بُرے دوستوں اوربُری دوستی سے بچیں،سوشل میڈیا(Social Media)کے غلط اِستعمال(Miss Use) سے اپنے آپ کو بچائیں۔جی ہاں!موجودہ دَور میں ایمان کی بربادی میں **اِنٹرنیٹ اورسوشل میڈیا**(Social Media)کے غلط اِستعمال کا بھی بہت بڑا ہاتھ ہے۔ بعض اوقات اِنسان **"ضرورت"** کے نام پر کئی خواہشات کی تکمیل پوری کرنے میں اپنی عمر یونہی گزار دیتا ہے اور خواہشات ہیں کہ ختم ہونے کا نام نہیں لیتیں۔**اے کاش!** ہم ہر عمل اللہ پاک کی رضا کیلئے کریں اور ہر وقت اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہیں۔

تیرے ڈر سے سَدا تھر تھراؤں خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کَیف ایسا دے، ایسی ادا کی میرے مولیٰ تُو خَیرات دیدے

(وسائل بخشش،ص،۱۲۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ اور تحصیلِ عِلمِ دِین

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم سرکارِ غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ اور دیگر بزرگانِ دین کے پاکیزہ اوصاف سے متعلق سُن رہے تھے۔ ان کے عمدہ اوصاف میں سے ایک وصف **حصولِ علم** بھی ہے۔ یقیناً آج عِلمِ دِین کے حصول کے لیے جو سہولیات (Facilites) ہیں وہ پہلے کبھی نہ تھیں،پہلے تحصیلِ علم کے لیے قدم قدم پر مشکلات پیش آتی تھیں، پھر بھی ہمارے اسلاف بچپن ہی سے علمِ دین کی طرف مائل ہو جاتے تھے،یوں آخر دم تک ان کا تعلیم و تَعَلُّم(یعنی علم حاصل کرنے اور دوسروں تک علم پہنچانے) کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔غوثِ پاک رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ بھی بچپن ہی سے **علمِ دین** سیکھنے میں مشغول ہو گئے تھے،

آیئے اس کے کچھ واقعات سنتے ہیں:

چنانچہ منقول ہے کہ ابھی آپ کم سن (یعنی چھوٹی عمر کے) تھے کہ اپنی والِدۂ مُحتَرَمہ کی اجازت سے عِلمِ دِین کے حصول کے لیے بغداد پہنچے تھے۔(بهجة الاسرار، ذکر طریقه، ص۱٦۷ ملخصاً)

دورِ طالب عِلمی کے کچھ واقعات بیان کرتے ہوئے سرکارِ غوثِ پاک رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ خود فرماتے ہیں: میں اپنے طالِب عِلمی کے زمانے میں اَساتِذہ سے سبق لے کر جنگل کی طرف نکل جایا کرتا تھا، پھر دن ہو یارات، آندھی ہو یا مُوسلادھار بارش، گرمی ہو یا سردی اپنا مُطالَعہ جاری رکھتا تھا، اُس وقت میں اپنے سر پر ایک چھوٹا سا عِمامہ باندھتا اور معمولی تَرکاریاں کھا کر پیٹ کی آگ بُجھایا کرتا، کبھی کبھی یہ تَرکاریاں بھی ہاتھ نہ آتیں، کیونکہ بُھوک کے مارے ہوئے دوسرے فُقَرا بھی اِدھر کا رُخ کرلیا کرتے تھے، ایسے مَواقع پر مجھے شَرم آتی تھی کہ میں دَرویشوں کی حق تلفی کروں، مجبوراً وہاں سے چلا جاتا اور اپنا مُطالَعہ (Studey) جاری رکھتا، پھر نیند آتی تو خالی پیٹ ہی کنکریوں سے بھری ہوئی زمین پر سو جاتا۔(قلائد الجواهر، ص۱۰ ملخصاً)

مُشکلوں میں دے صَبر کی توفیق
اپنے غم میں فقط گُھلا یاربّ!

(وسائلِ بخشش، ص۸۰)

عِلمِ دِین کی بَرکتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے ہمیں بھی درس حاصل کرنا چاہیے اور اپنی اولاد کو بچپن سے ہی عِلمِ دِین سیکھنے کا ذہن دینا چاہئے۔ علمِ دِین سیکھنے کا ذہن بنانے کے لیے اِس پُر فتن دَور میں "**مدنی چینل**" بہت بڑا معاون و مددگار ہے،☆**مدنی چینل** پر چلنے والے علمِ دِین سے مالا مال مختلف سلسلے

عِلمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں گے، **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** خود بھی پابندی سے دیکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی دِکھائیں، اس سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہوگا،☆**ہر ہفتہ وار مدنی رِسالے** کے مطالعے کا معمول بنالیں، اس کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہوگا☆**ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے مطالعہ کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہوگا۔☆دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ (www.dawateislami.net) کا وِزٹ کیجئے، سینکڑوں موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** (آڈیو/ویڈیو)، **مدنی مذاکرے** دیکھنے سُننے، علمِ دِین سے مالامال **کتب و رسائل** کے مطالعے کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا شوق پیدا ہوگا۔☆مدنی قافلوں میں سفر کی برکت سے **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہوگا۔

عِلمِ دِین کے فضائل کی تو کیا ہی بات ہے! مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت جلد 3 ص 618 پر لکھا ہے: ☆علم ایسی چیز نہیں جس کی فضیلت اور خوبیوں کے بیان کرنے کی حاجت ہو، ☆ساری دنیا جانتی ہے کہ علم بہت بہتر چیز ہے☆اس کا حاصل کرنا بلندی کی علامت ہے۔☆یہی وہ چیز ہے جس سے انسانی زندگی کامیاب اور خوشگوار ہوتی ہے☆ یہی وہ چیز ہے جس سے دنیا و آخرت سُدھرتی ہے۔☆(اور علم سے) وہ علم مراد ہے جو قرآن و حدیث سے حاصل ہو☆یہی وہ علم ہے جس سے دنیا و آخرت دونوں سنورتی ہیں☆یہی وہ علم ہے جو ذریعۂ نجات ہے☆یہی وہ علم ہے جس کی قرآن و حدیث میں تعریفیں آئی ہیں☆اور یہی وہ علم ہے جس کی تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/۶۱۸، بتغیر) **یاد رہے!** بعض علوم کا حاصل کرنا فرض ہے۔

جیسا کہ نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "**طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ**" یعنی علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔(ابن ماجہ ج ۱ ص ۱۴۶ حدیث ۲۲۴) اس حدیثِ پاک سے اسکول کالج کی مُرَوَّجہ دُنیوی تعلیم نہیں بلکہ ضَروری دِینی علم مُراد ہے۔

☆لہٰذا سب سے پہلے اسلامی عقائد کا سیکھنا فرض ہے۔☆اس کے بعد نَماز کے فرائض و شرائط و مُفسِدات (یعنی نَماز کس طرح دُرست ہوتی ہے اور کس طرح ٹُوٹ جاتی ہے) یہ سیکھنا فرض ہے۔ ☆پھر رَمَضانُ المُبارَک کی تشریف آوری ہو تو جس پر روزے فرض ہوں اُس کیلئے روزوں کے ضَروری مسائل (سیکھنا فرض ہے)۔☆جس پر زکوٰۃ فرض ہو اُس کے لئے زکوٰۃ کے ضَروری مسائل (سیکھنا فرض ہے۔)☆اسی طرح حج فرض ہونے کی صورت میں حج کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔)☆نکاح کرنا چاہے تو اس کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔)☆تاجر کو تجارت کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔)☆خریدار کو خریدنے کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔)☆نوکری کرنے والے اور نوکر رکھنے والے کو اِجارے کے (مسائل سیکھنا فرض ہے۔) ☆(الغرض!) ہر مسلمان عاقِل و بالغ مرد و عورت پر اُس کی موجودہ حالت کے مطابِق مسئلے سیکھنا فرضِ عَین ہے۔☆اِسی طرح ہر ایک کیلئے مسائلِ حلال و حرام بھی سیکھنا فرض ہے۔ ☆اسی طرح باطِنی فرائض مثلاً عاجِزی و اِخلاص اور توکُّل وغیرہ اوران کو حاصِل کرنے کا طریقہ (یہ سیکھنا بھی فرض ہے۔)☆باطِنی گناہ مثلاً تکبُّر، رِیاکاری، حَسَد، بدگمانی، بُغض و کینہ، شُماتَت (یعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا) وغیرہا اوران کا علاج سیکھنا (بھی) ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ☆مُہلِکات یعنی ہَلاکت میں ڈالنے والی چیزوں جیسا کہ وعدہ خِلافی، جھوٹ، غیبت، چغلی، بہتان، بدنِگاہی، دھوکا، ایذاءِ مسلم وغیرہ وغیرہ تمام صغیرہ وکبیرہ گناہوں کے بارے میں ضَروری اَحکام سیکھنا بھی فرض ہے تاکہ اِن سے بچا جا سکے۔(نیکی کی دعوت، ص ۱۳۵ بتغیر) ان علوم کی مزید تفصیلات جاننے کے لیے امیرِ اہلسنّت کی تصنیف "**نیکی کی دعوت**" ص 135 کا مطالعہ اِنتہائی مُفید رہے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! واقعی **عِلمِ دِین** ہی ایک لازوال دولت ہے، **علمِ دِین** انبیا عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، **علمِ دین** قُربتِ الٰہی کا راستہ ہے، **علمِ دین** ہدایت کا سرچشمہ ہے، **علمِ دین** گناہوں

سے بچنے کا ذریعہ ہے، **علم دین** خوفِ خدا کو بیدار کرنے کا نسخہ ہے، **علم دین** دنیاوآخرت کی عزّت پانے کا سبب ہے، **علم دین** مُردہ دلوں کی حیات (Life) ہے، **علم دین** ایمان کی سلامتی کا محافظ ہے، **علم دین** خلقِ خدا کی محبت پانے کا سبب ہے۔ اَلْغَرَض! **علم دین** بے شمار خوبیوں کا جامع ہے، **علم دین** میں دِین بھی ہے، **علم دین** میں دنیا بھی ہے، **علم دین** میں سکون بھی ہے، **علم دین** میں اطمینان بھی ہے، **علم دین** میں لذّت بھی ہے، **علم دین** میں آرام بھی ہے، لہٰذا عقل مند وہی ہے جو **علم دین** کی طلب میں مشغول ہو کر دنیا کے ساتھ نجاتِ آخرت کی بہتری کا بھی سامان کر جائے۔

افسوس! ہمارے معاشرے کی اکثریت نہ تو خود عِلْمِ دِین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھاتی ہے۔ اپنے ہونہار (لائق وذہین) بچوں کو دُنیاوی علوم وفنون تو خوب سکھائے جاتے ہیں مگر فرض علوم، قرآنِ کریم پڑھانے اور سُنّتیں سکھانے کی طرف توجہ نہیں کی جاتی۔ یہ خواہش تو کی جاتی ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر اور کمپیوٹر پروگرامر بنے مگر اپنی اولاد کو عالمِ دین، مفتیِ اسلام اور شیخ الحدیث بنانے کی سوچ ختم ہوتی جارہی ہے۔ **اے کاش!** ہم اپنی اولاد کو علمِ دِین سکھا کر اپنے لیے **صدقۂ جاریہ** چھوڑ کر جانے میں کامیاب ہو جائیں، **اے کاش!** ہر باپ یہ تمنّا رکھتا ہو کہ میرے مرنے کے بعد میری اولاد میں سے کوئی **غُسلِ میّت** دے، میری اولاد میں سے کوئی **میرا جنازہ** پڑھائے، میری **تدفین** کے وقت میری اولاد **قبر پر تِلاوتِ قرآن** کر کے میری اندھیری قبر میں روشنی کے سامان کا ذریعہ بنے، میری اولاد میرے لیے **ایصالِ ثواب** کرے، مگر **یاد رکھئے!** یہ تمنّائیں جبھی پوری ہو سکیں گی جب ہماری اولاد **علمِ دِین کی لازوال دولت** سے مالا مال ہو گی۔

اسلاف کا شوقِ علم دین

عِلْمِ دِین ایک ایسی انمول دولت ہے کہ بڑے بڑے بادشاہ خود بھی اس دولت کو پانے کی کوشش کرتے اور اپنی اولاد کو بھی عِلْمِ دِین کی تعلیم دلواتے، آیئے اس پر کچھ واقعات سنتے ہیں:

چنانچہ، ایک بار بادشاہِ وقت خلیفہ ہارون رشید نے (اپنے بیٹے) مامون رشید کی تعلیم کے لئے حضرتِ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ) سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: "میں یہاں پڑھانے نہ آؤں گا، شہزادہ میرے ہی مکان پر آجایا کرے۔" ہارون رشید نے عرض کی: "وہ وہیں حاضر ہوجایا کرے گا مگر اس کا سبق پہلے ہو۔" فرمایا: "یہ بھی نہ ہوگا بلکہ جو پہلے آئے گا اس کا سبق پہلے ہوگا۔" غرض مامون رشید نے پڑھنا شروع کیا، اتفاقاً ایک روز ہارون رشید کا گزر ہوا، دیکھا کہ امام کسائی (رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ) اپنے پاؤں دھو رہے ہیں اور مامون رشید پانی ڈالتا ہے۔ بادشاہ غضب ناک ہو کر اُترا اور مامون رشید کو کہا: "او بے ادب! خدا نے دو ہاتھ کس لئے دیئے ہیں؟ ایک ہاتھ سے پانی ڈال اور دوسرے ہاتھ سے اِن کا پاؤں دھو۔" (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۴۴)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے جہاں استاذ کے بے حد ادب و تعظیم کرنے کا درس ملا ساتھ یہ بھی مَعْلُوم ہوا کہ خلیفہ ہارون رشید کی اپنی اولاد کو عِلْمِ دِین سکھانے کی دِلی خواہش تھی، جبھی اس نے حضرتِ امام کسائی رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ سے اپنے بیٹے کو پڑھانے کی اِلتجا (Request) کی اور اس سلسلے میں امام کسائی کی تمام شرطیں بھی قبول کیں۔

اَمِیْرُ الْمُؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ نے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کا نہایت عمدہ انتظام کیا، جلیل القدر محدث حضرتِ سَیِّدُنا صالح بن کیسان رَحْمَۃُ اللّٰہ عَلَیْہ جو خود ان کے بھی استاذ تھے انہیں اپنی اولاد کا نگران استاذ مقرر فرمایا۔ (از عمر بن عبد العزیز کی 425 حکایات، ص ۵۵)

اسی طرح ہمارے اسلاف بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دین کی تحصیل میں مصروف ہوجایا کرتے تھے۔

منقول ہے کہ حُجّۃُ الاِسلام حَضرتِ سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے والدِ محترم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود اگرچہ پڑھے لکھے نہ تھے لیکن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو علمِ دین کی اَہَمِیَّت کا بہت احساس تھا، جبھی آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی دلی خواہش تھی کہ اُن کے دونوں صاحبزادگان محمد غزالی اور احمد غزالی رَحِمَہُمَا اللہ زیورِ علمِ شریعت و طریقت سے آراستہ ہوں۔ اسی مقصد کے لیے انہوں نے اپنے صاحبزادگان کے لیے کچھ اثاثہ بھی بچایا جو ان کے انتقال پر ان دونوں سعادت مند بیٹوں کے حصولِ علم اور سفر تکمیلِ علم میں بہت کام آیا۔ (مقدمۂ احیاء العلوم مترجم از علامہ صدیق ہزاروی، ص ۱۸ ملخصاً)

اسی طرح سرکارِ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ بھی بچپن ہی سے عِلْمِ دِین کی طرف متوجہ ہوئے، یہاں تک کہ ساڑھے چار سال کی ننھی سی عمر میں قرآنِ مجید ناظِرہ مکمَّل پڑھنے کی نعمت سے باریاب ہوگئے اور صِرف تیرہ (13) سال دس ماہ چار دن کی عمر میں تمام مُروَّجہ عُلُوم کی تکمیل اپنے والدِ ماجد رئیسُ الْمُتَکَلِّمِین مولانا نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کی۔ (حیاتِ اعلی حضرت ص ۷۱ ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان واقعات سے ہمیں بھی یہ درس مل رہا ہے کہ ہم بھی عِلْمِ دِین حاصل کرنے والے بن جائیں، عِلْمِ دِین سیکھنے کا ایک ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں اور **12 مَدَنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہونے کی سعادت حاصل کرتے رہیں۔ ان 12 مدنی کاموں میں سے کچھ مدنی کام جیسے مدرسۃ المدینہ بالغان، مدنی قافلے، ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں شرکت، چوک درس اور مسجد درس وغیرہ بالخصوص عِلْمِ دِین سیکھنے کا بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ اسی طرح علمِ دین سیکھنے کا ایک ذریعہ ہفتہ وار **"مدنی مذاکرہ"** بھی ہے، مدنی مذاکرہ دعوتِ اسلامی

کے ذیلی حلقے کے 12 مدنی کاموں میں سے ایک اہم مدنی کام بھی ہے۔

☆اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "مَدَنی مُذاکرہ" دیکھتے، سنتے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رَسول کی صُحبَت مُیَسَّر آتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جذبہ بڑھتا ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے گُناہوں سے نَفرت پیدا ہوتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت نصیب ہوتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی **اَپ ڈیٹس** (Updates) مِلتی ہیں۔☆مَدَنی مُذاکرہ عِلمِ دِین کی تَرَقّی کا باعث ہے۔☆مَدَنی مُذاکرہ، اَمیرِ اہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زِندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجرِبات سے مَدَنی تَربِیَت حاصِل کرنے کا بہترین ذَرِیعہ ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے میں دِینی مَعلومات مِلنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تَربِیَت بھی ہوتی ہے۔☆مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اَمیرِ اَہلسُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے مُختَلِف سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلمِ دِین حاصِل ہوتا ہے اور عِلمِ دِین سیکھنے سِکھانے کی تو کیا ہی بات ہے کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: جو کوئی اللہ پاک کے فَرائِض کے مُتَعلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کَلِمات سیکھے اور اُسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سِکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہو گا۔ (الترغیب والترہیب، کتاب العم، ۱/۵۴، حدیث: ۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کئی اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے تَوبہ کرچکے ہیں۔ آیئے! ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مُذاکرے"** میں اَوَّل تا آخر شِرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مَدَنی مُذاکرے میں شِرکت کی دَعوَت (Invitation) دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ اِس کی خُوب خُوب

بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرے کے عِلاوہ مُختَلِف مَواقِع پر بھی مَدَنی مُذاکروں کا سِلسِلہ ہوتا ہے، مثلاً مُحَرَّمُ الحَرام کے **10 مَدَنی مذاکرے**، ماہِ رَبِیْعُ الاَوّل کے **12 مَدَنی مذاکرے**، ماہِ رَبِیْعُ الآخِر کے **11 مَدَنی مُذاکرے**، ماہِ رجب میں غریب نواز کی چھٹی شریف کے 6، ماہِ رَمضان میں روزانہ 2 مَدَنی مُذاکرے، ماہِ ذُوالحِجَّۃِ الحَرام کے **10 مَدَنی مُذاکرے** وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِن مَدَنی مُذاکروں میں بھی اوّل تا آخر شرکت کر کے دُنیا و آخِرت کی بے شُمار بَرَکتیں و بَھلائیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ آیئے بطورِ تَرغیب مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے کی ایک مَدَنی بہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

مَدَنی مُذاکرے نے سُدھار دِیا

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے پہلے بہت سے نوجوانوں کی طرح کئی اَخلاقی بُرائیوں میں مُبْتَلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا اُن کا مَحبوب مشْغَلَہ تھا۔ گھر میں مَدَنی چینل چلنے کی بَرَکت سے اُنہیں مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے وہ اسلامی بھائی اپنے پچھلے گُناہوں سے تائب ہو کر فرائض و واجِبات کے عامِل بن گئے، چہرے پر ایک مُٹّھی داڑھی مُبارَک سجالی اور مَدَنی حُلیہ بھی اپنالیا، اللہ پاک کے کرم سے اُن کے والِدَین (Parents) نے بخوشی اُنہیں **"وَقْفِ مدینہ"** (یعنی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لیے اللہ پاک کی راہ میں پیش) کر دیا۔

گنہگارو آؤ، سِیہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عِشق دیگا بنا یہ تمہیں عاشقِ مُصطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلسِ ڈاکٹرز:

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کم و بیش 105 شعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مصروفِ عمل ہے، انہی میں سے ایک شعبہ "**مجلس ڈاکٹرز**" بھی ہے۔

موجودہ دَور میں عِلاج کے مُختلف طریقے ہونے کی وجہ سے طبیبوں کی پہچان کے لیے نام بھی الگ الگ رکھے گئے ہیں۔ چُنانچہ جب ڈاکٹرز کا نام لیا جاتا ہے تو اس سے عام طور پر اَیلو پیتھک ڈاکٹرز مُراد ہوتے ہیں۔ یُونانی طِب والوں کو حکیم کہتے ہیں، جانوروں کے ڈاکٹرز کو ویٹرنری ڈاکٹر اور ڈاکٹرز کی ایک قسم ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کہلاتی ہے۔ الغرض مَوجُودہ دَور کے طبیبوں کو دیکھا جائے تو ان کی اَکْثرِیَّت فَرض عُلُوم یعنی بُنیادی ضروری دِیْنی عُلُوم سے ناواقف نظر آتی ہے۔ چُنانچہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں طبیبوں کے ہر طَبقے کے لیے ایک الگ سے شعبہ قائم کیا گیا ہے۔ ان تمام شعبہ جات کی مَجالس کا بُنیادی مَقْصَد اس پیشے سے وابستہ لوگوں کے دلوں میں فَرض عُلُوم کی اَہَمِیَّت اُجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ ان تک دعوتِ اسلامی کے مدنی پیغام کو پہنچانا اور انہیں دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ کرتے ہوئے اس مَدَنی مقصد "مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصْلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ کے مُطابِق زِنْدگی گُزارنے کا مدنی ذِہْن دینا ہے۔

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں
اے دعوتِ اسلامی تیری دھوم مچی ہو

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سنت کی فضیلت اور بیعت کے مدنی پھول

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختِتام کی طرف لاتے ہوئے سنّت کی فضیلت اور بیعت کے مدنی پھول بَیان کرنے کی سَعادَت حاصِل کرتا ہوں۔ شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، مُصْطَفٰے جانِ رحمت، صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔[1]

ان کی سنَّت کا جو آئینہ دار ہے   بس وُہی تو جہاں میں سمجھدار ہے

(وسائلِ بخشش، ص۴۷۲)

آیئے بیعت ہونے کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں: ☆ دنیا میں کسی صالح کو اپنا امام بنالینا چاہیے، شَرِیعَت میں تقلید کر کے اور طریقت میں بَیْعَت کرکے تاکہ حَشْر اچھوں کے ساتھ ہو۔ (آدابِ مرشدِ کامل، ص۱۳) ☆ ایمان کی حفاظت کا ایک ذریعہ کسی مرشِدِ کامل سے مُرید ہونا بھی ہے۔ (آداب مرشد کامل، ص۱۲) ☆ شیخ جامع شرائط کے ہاتھ پر بیعت سنت متوارثہ مسلمین (یعنی مسلمانوں میں چلنے والا پُرانا طریقہ) ہے اور اس میں بے شمار منافع و برکت دین و دنیا و آخرت ہیں۔ (فتاوی رضویہ ۲۶/۵۷۵) ☆ پیر اُمورِ آخرت کے لئے بنایا جاتا ہے تاکہ اُس کی رہنمائی اور باطنی توجّہ کی بَرَکت سے مُرید اللہ پاک و رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی والے کاموں سے بچتے ہوئے رِضائے رَبُّ الانام کے مَدَنی کام کے مطابق اپنے شب و روز گزار سکیں۔ (آدابِ مرشد کامل، ص۱۳) ☆ جو شخص کسی شیخ جامع

---

1 . . . مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۹۷، حدیث: ۱۷۵

شرائط کے ہاتھ پر بیعت ہو چکا ہو تو دوسرے کے ہاتھ پر بیعت نہ چاہئے (فتاوی رضویہ،۲۶/۵۷۹) ☆حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا مُرید بننے میں ایمان کے تحفظ، مرنے سے پہلے توبہ کی توفیق، جہنم سے آزادی اور جنت میں داخلے جیسے عظیم منافع موجود ہیں۔(فکرِ مدینہ، ص۱۶۱) ☆مُرید بننے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے ۔(آدابِ مرشد کامل، ص۲۲) ☆ایک مُرید کے دو شیخ (پیر) نہیں ہوسکتے۔(فتاوی رضویہ،۲۱/۵۸۰) ☆جو مُرید دو پیروں کے درمیان مشترک ہو وہ کامیاب نہیں ہوتا (فتاوی رضویہ،۲۶/۱۳۶) ☆جو پیر سُنّی صحیح العقیدہ عالم غیرِ فاسِق ہو اور اس کا سلسلہ آخر تک متصل ہو اس کے ہاتھ پر بیعت کے لئے والدین خواہ شوہر کسی کی اجازت کی حاجت نہیں۔(فتاوی رضویہ ،۲۶/۵۸۴) ☆بذریعہ قاصد یا خط مُرید ہوسکتا ہے۔(فتاوی رضویہ،۲۶/۵۸۵) ☆پیر کے افعال واَقوال پر اعتراض سخت حرام اور مُوجبِ محرومی برکاتِ دَارَین ہے۔(فتاوی رضویہ،۲۶/۵۸۸) ☆مُرید کو ملنے والا فیض بظاہر کسی بھی بُزرگ یا صاحبِ مزار سے ملے مگر اسے اپنے مرشِدِ کامل کا فیض ہی تصور کرنا چاہئے۔(آداب مرشد کامل ص۹۸) ☆مُرید کو ہر وقت محتاط اور باادب رہنا چاہئے کہ ذرا سی غفلت اور بے احتیاطی دین و دنیا کے کسی ایسے بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے جس کی شاید تلافی بھی نہ ہو سکے۔(آداب مرشد کامل ص۷۰) ☆حضرت ذُوالنُّون مِصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی مُرید اَدَب کا خیال نہیں رکھتا، تو وہ لَوٹ کر وہیں پہنچ جاتا ہے جہاں سے چلا تھا۔(الرسالۃ القشیریۃ، باب الادب، ص ۳۱۹)

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فتاویٰ رضویہ جلد 21 صفحہ 603 پر پیر کی شرائط کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں:(۱) صحیح العقیدہ سُنّی ہو۔(۲) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے ۔(۳)فاسقِ مُعلِن نہ ہو(ایک بار گناہِ کبیرہ کرنے والا یا گناہِ صغیرہ پر اصرار کرنے والا فاسق ہوتا ہے اور اگر عَلَی

الاعلان کرے تو فاسقِ مُعلِن ہے۔)(۴)اس کا سلسلہ بیعت نبیِ کریم،رؤف ورحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تک متّصل (یعنی ملا ہوا) ہو۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی 2 کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات)، 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"**، رسالہ **"163 مَدَنی پھول"** اور **"101 مَدَنی پھول"** ھدِیَّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالعہ فرمایئے۔ سُنّتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافِلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

مجھ کو جذبہ دے سفر کرتا رہوں پَروَردگار　　سُنّتوں کی تَربِیَت کے قافلے میں بار بار

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۳۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

اگلے ہفتہ وار اجتماع کے بیان کی جھلکیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ! آئندہ ہفتے کے بَیان کا موضوع ہو گا **"اوراد و وظائف کی برکتیں"** جس میں ہم **اوراد و وظائف** کی برکتیں، آداب و شرائط، واقعات و حکایات، قرآنی آیات، احادیث اور اقوالِ بزرگانِ دِین سُننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ ان کے علاوہ بعض قرآنی سُورتوں کے فضائل، برکات و خصوصیات اور معلومات سے بھرپور مدنی پھول بھی بیان ہوں گے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے اور ہاتھ اُٹھا کر زور سے کہیے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ واراجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

(1) شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

(2) تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

(3) رَحمت کے ستّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 . . . افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

(6) دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے

1...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(1)

(1) ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔(2)

(2) گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔(3)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حَلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پروردگار ہے۔)

1...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

2...مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵